بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹرو ول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: باسط حسین نام رکھنا		
کتاب: حظر واباحت	باب: ناموں کا بیان	فصل:۔
فتوی نمبر:562	تاریخ :24ربیع الثانی1448ھ /7اکتوبر 2026ء	

سؤال: باسط پھر اللہ کا نام نہیں ہے کیونکہ یہ قران میں مخلوق کے لیے استعمال ہوا ہے جیسے سورۃ الکھف ایت نمبر 18 تو کیا باسط حسین نام ٹھیک ہے اس کہ پورا مطلب نام کیا ہو گا ؟

الجواب حامداًو مصلیاًو مسلما

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام دو طرح کے ہیں، بعض نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں مخلوق پر ان کا اطلاق کرنا اور نام رکھنا بغیر "عبد" کے درست نہیں ہے جیسے "الرحمن، السبحان، القدوس، الجبار، المتکبر، الخالق، البارءٔ، الغفار، القھار، الرزاق، الوھاب وغیرہ۔ اور بعض صفاتی نام اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں جن کا اطلاق مخلوق پر ہو سکتا ہے، جیسے: عزیز، علی، کریم، رحیم، عظیم، رشید، کبیر، بدیع، کفیل، ھادی، واسع، باسط ایسے صفاتی ناموں میں سے کسی کا نام رکھنا ہو تو "عبد" کا اضافہ کرنا ضروری نہیں ہے، البتہ ادب کا تقاضہ یہی ہے کہ ان ناموں سے پہلے بھی "عبد" کا اضافہ کر دیا جائے۔

"باسط" کا لغوی معنیٰ ہے "فراخی دینے والا" "کھولنے والا" اور "حسین" کا معنیٰ ہے "حسین و جمیل" کے ہیں، اور باسط اللہ تعالیٰ کے ان صفاتی ناموں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں ہے، اس لئے لڑکے کا نام "باسط" رکھنا یا "باسط حسین" رکھنا جائز ہے، لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ "عبد الباسط" نام رکھا جائے۔ سورۃ الکھف آیت 18 میں باسط لغوی معنیٰ کے اعتبار سے استعمال ہوا ہے، اصحاب کہف کے کتے کے بارے میں ذکر ہے کہ اس نے اپنے بازو غار کی دہلیز پر پھیلا کر بیٹھا تھا چناچہ مکمل آیت کریمہ اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ (سورہ الکھف 18)

ترجمہ: اور ان کا کتا دہلیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے (بیٹھا) تھا (آسان ترجمہ قرآن)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

مذکورہ آیت میں باسط نام کے اعتبار سے استعمال نہیں ہوا، اس لئے آیت سے یہ استدلال کرنا کہ یہ نام مخلوق کے لئے استعمال ہوا ہے درست نہیں ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

(أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ) وَجَازَ التَّسْمِيَةُ بِعَلِيٍّ وَرَشِيدٍ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْمُشْتَرَكَةِ وَيُرَادُ فِي حَقِّنَا غَيْرُ مَا يُرَادُ فِي حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى لَكِنَّ التَّسْمِيَةَ بِغَيْرِ ذَلِكَ فِي زَمَانِنَا أَوْلَى لِأَنَّ الْعَوَّامَ يُصَغِّرُونَهَا عِنْدَ النِّدَاءِ كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ وَفِيهَا

(کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع 6/ 417ط سعید)

معارف القرآن میں حضرت مفتی شفیع عثمانی صاحبؒ لکھتے ہیں:

اس میں یہ تفصیل ہے کہ اسماء حسنی میں سے بعض نام ایسے بھی ہیں جن کو خود قرآن وحدیث میں دوسرے لوگوں کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے، اور بعض وہ ہیں جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لئے استعمال کرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں، تو جن ناموں کا استعمال غیر اللہ کے لئے قرآن وحدیث سے ثابت ہے وہ نام تو اوروں کے لئے بھی استعمال ہوسکتے ہیں جیسے رحیم، رشید، علی، کریم، عزیز وغیرہ، اور اسماء حسنی میں سے وہ نام جن کا غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں، وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں ان کو غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا الحاد مذکور میں داخل اور ناجائز وحرام ہے مثلاً رحمن، سبحان، رزاق، خالق، غفار، قدوس وغیرہ۔

پھر ان مخصوص ناموں کو غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا اگر کسی غلط عقیدہ کی بناء پر ہے کہ اس کو ہی خالق یا رازق سمجھ کر ان الفاظ سے خطاب کر رہا ہے تب تو ایسا کہنا کفر ہے اور اگر عقیدہ غلط نہیں محض بے فکری یا بے سمجھی سے کسی شخص کو خالق، رازق یا رحمن، سبحان کہہ دیا تو یہ اگرچہ کفر نہیں مگر مشرکانہ الفاظ ہونے کی وجہ سے گناہ شدید ہے۔

افسوس ہے کہ آج کل عام مسلمان اس غلطی میں مبتلا ہیں، کچھ لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے اسلامی نام ہی رکھنا چھوڑ دیئے، ان کی صورت و سیرت سے تو پہلے بھی مسلمان سمجھنا ان کا مشکل تھا، نام سے پتہ چل جاتا تھا، اب نئے نام انگریزی طرز کے رکھے جانے لگے، لڑکیوں کے نام خواتین اسلام کے طرز کے خلاف خدیجہ، عائشہ، فاطمہ کے بجائے نسیم، شمیم، شہناز، نجمہ، پروین ہونے لگے، اس سے زیادہ افسوس ناک یہ ہے کہ جن لوگوں کے اسلامی نام ہیں، عبد الرحمن، عبد الخالق عبد الرزاق، عبد الغفار، عبد القدوس وغیرہ، ان میں تخفیف کا یہ غلط طریقہ اختیار کر لیا گیا کہ صرف آخری لفظ ان کے نام کی جگہ پکارا جاتا ہے، رحمن، خالق، رزاق، غفار کا خطاب انسانوں کو دیا جا رہا ہے اور اس سے

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

زیادہ غضب کی بات یہ ہے کہ قدرت اللہ کو اللہ صاحب اور قدرت خدا کو خدا صاحب کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ سب ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جتنی مرتبہ یہ لفظ پکارا جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوتا ہے اور سننے والا بھی گناہ سے خالی نہیں رہتا۔

(تفسیر معارف القرآن، سورۃ الاعراف آیت 180 جلد 4 صفحہ 133، 132 ط ادارۃ المعارف کراچی)

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاوی میں ہے:

واضح رہے کہ "باسط" کے معنی ہیں: فراخی دینے والا، کھولنے والا، یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں ہے، اس لیے عبد کے بغیر بھی اس کا استعمال جائز ہے، لیکن پسندیدہ نہیں ہے اور اس میں وہ معنی مراد نہ لیے جائیں جو اللہ کی شان کے لائق ہیں۔ "حسین" سرکارِ دو عالم ﷺ کے محبوب نواسے کا اسم گرامی ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور انبیاءِ عظام علیہم الصلوات والتسلیمات کے ناموں میں سے کوئی نام منتخب کر کے رکھنا باعثِ سعادت اور برکت ہے؛ اس لیے صرف باسط نام رکھنا یا باسط حسین نام رکھنا شرعا جائز ہے، بہتر یہ ہے کہ عبد الباسط نام رکھ لیا جائے۔

(باسط حسین نام کا حکم، فتوی نمبر: 144401100162)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء

مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان